انتخابات ۲۰۱۳ء اور قادیانی

عبداللطیف خالد چیمہ

ایک طویل جدوجہد کے بعد ۷ رستمبر ۱۹۷۴ء کو لاہوری و قادیانی مرزائیوں کو سرکاری سطح پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تو قادیانیوں نے اس فیصلے کو ماننے سے انکار کر دیا بلکہ بین الاقوامی سطح پر اس دستوری فیصلے کے خلاف مسلسل ایک مہم جاری رکھی ہوئی ہے، قادیانی مُصر ہیں کہ وہ ''مسلمان'' ہیں اور دنیا کے دوارب کے قریب مسلمان ''قادیانی تعلیمات'' کے مطابق مسلمان نہیں۔

قادیانی جماعت کے ترجمان سلیم الدین نے ۱۱ رمئی کو ہونے والے انتخابات کے حوالے سے جو پالیسی بیان دیا، ملاحظہ فرمائیں:

''لاہور (اے ایف پی) قادیانی جماعت کے ترجمان سلیم الدین کا کہنا ہے کہ ہم ۱۱ رمئی کے الیکشن کا بائیکاٹ کریں گے، ہماری تنظیم کی خواہش ہے کہ عام انتخابات کی ووٹر لسٹ میں ہمارا بھی نام شامل کیا جائے، ہمیں اقلیت کے طور پر ووٹ استعمال کرنے کا حق نہ دیا جائے۔'' (روزنامہ ''دنیا'' راولپنڈی، ۲۵ راپریل ۲۰۱۳ء صفحہ آخر)

قادیانی جماعت کے بیان سے بالکل واضح ہے کہ وہ اپنے کفر و اِرتداد کو اسلام کے ٹائٹل کے ساتھ استعمال کرتے ہوئے اس پر بضد ہے کہ وہ ہی مسلمان ہیں اور پوری دنیا کے مسلمان کافر! اس حوالے سے بہت کچھ لکھا جا چکا ہے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ لاہوری و قادیانی مرزائیوں نے ملکی و بین الاقوامی سطح پر یہ پالیسی وضع کر رکھی ہے کہ کسی نہ کسی طریقے سے اپنے آپ کو مظلوم ثابت کرتے رہنا ہے اور اس کام کے لئے مختلف ادوار کی حکومتوں اور سیاسی جماعتوں میں اپنے اثر و نفوذ کو بڑھانے کے لئے وہ مسلسل لگے ہوئے ہیں۔ ۱۹۷۴ء کی قرار دادِ اقلیت اور ۱۹۸۴ء کے امتناع قادیانیت ایکٹ کو اِنتہا پسندی سے تعبیر کرانے کے لئے وہ مختلف سیاسی جماعتوں میں لابنگ کرتے رہتے ہیں۔ مثال کے طور پر گزشتہ دنوں نئے انتخابات کے حوالے سے تحریک انصاف برطانیہ کے وفد نے اپنی ایک عہدیدار نادیہ رمضان چودھری کی قیادت میں قادیانی سربراہ مرزا مسرور احمد سے ملاقات کر کے انتخابات میں تعاون حاصل کرنے کی درخواست کی، یہ ویڈیو سوشل میڈیا پر دیکھی

جاسکتی ہے۔ روزنامہ ''اسلام'' نے ۲۵/ اپریل کو صفحہ اوّل پر اس ویڈیو کو اس طرح نقل کیا ہے۔

''لندن (آئی این پی) قادیانیوں کے روحانی پیشوا مرزا مسرور احمد نے کہا ہے کہ تحریک انصاف کے چیئر مین عمران خان نے بالواسطہ رابطہ کر کے حمایت کی درخواست کی تھی جس پر میں نے ان سے کہا تھا کہ ہم نے پہلے ذوالفقار علی بھٹو کو ووٹ دیا تو انہوں نے ہمیں غیر مسلم قرار دے دیا، اللہ تعالیٰ آپ کو کامیاب کرے، جب آپ اسمبلی میں جائیں تو انصاف کریں گے اس کے بعد ہم اس حوالے سے سوچ سکتے ہیں۔ جبکہ تحریک انصاف کی ایک عہدیدار نادیہ رمضان چودھری نے لندن میں ان سے ملاقات کر کے تحریک انصاف کو سپورٹ کرنے کی درخواست کی ہے۔ تفصیلات کے مطابق سوشل میڈیا پر قادیانیوں کے روحانی پیشوا سے تحریک انصاف لندن کے ایک وفد کی ملاقات کی ویڈیو کے چرچے عام ہیں جس میں تحریک انصاف کے وفد کو مرزا مسرور سے ملاقات کرتے دکھایا گیا ہے اور اس ملاقات میں پاکستان کے آنے والے انتخابات پر غور کیا گیا۔ ویڈیو میں تحریک انصاف لندن کی ایک عہدیدار نادیہ رمضان چودھری مرزا مسرور سے یہ کہہ کر اپنا تعارف کرواتی دکھائی گئی ہیں کہ وہ تحریک انصاف اور عمران خان کے سیکرٹریٹ میں کام کرتی ہیں اور آپ کیا سمجھتے ہیں کہ آئندہ عام انتخابات میں کیا ہوگا اور آپ جس کمیونٹی کی نمائندگی کرتے ہیں وہ انصاف، برابری پر یقین رکھتی ہے اور تحریک انصاف کی بھی یہی سوچ ہے اس لیے میں یہ جاننا چاہتی ہوں کہ آپ آئندہ انتخابات میں کس کو سپورٹ کریں گے اور اپنے پیروکاروں کو اس کے لئے ہدایت کریں گے۔ جس کے جواب میں قادیانی جماعت کے سربراہ نے کہا کہ آپ تحریک انصاف کی ہیں، چند روز قبل عمران خان نے ایک بیان دیا تھا کہ نواز شریف اور پیپلز پارٹی نے باریاں مقرر کی ہوئی ہیں۔ ان میں سے ایک مرتبہ ایک اور دوسری مرتبہ دوسری اقتدار میں آتی ہے، سیاست کا تو یہ حال ہے اور جہاں تک یہ سوال ہے کہ ہم کس کو ووٹ دیں گے ہمارا اگر ووٹ ہوتو ہم ہر اس کو دیں گے جو ملک کا خیر خواہ اور انصاف پسند ہو۔ اب آپ یہ سوال کریں گی کہ ہمارا ووٹ کیوں نہیں ہے؟ ہمارا ووٹ اس لئے نہیں ہے کہ ہمیں (احمدیوں کو) غیر مسلم قرار دیا گیا ہے اور احمدیوں کو کمیونٹی سے بالکل ہی الگ تھلگ کر کے ان کی ووٹر لسٹ بھی الگ کردی گئی ہے، اس لئے ہم ووٹنگ میں حصہ ہی نہ لیں تو بہتر ہے۔ ہم کلمہ گو ہیں، اس کے باوجود ہمیں کیوں غیر مسلم قرار دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ۱۹۷۳ء کے آئین میں یہ بات ڈیکلیئر کی گئی تھی کہ قادیانی غیر مسلم تصور ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ جب تحریک انصاف کو بنایا گیا تھا تو اس وقت میں پاکستان میں تھا اور عمران خان نے ایک صاحب کو میرے پاس بھیجا کہ ہم نئی جماعت بنا رہے ہیں اور آپ الیکشن میں ہمیں سپورٹ کریں۔ جس پر میں نے کہا کہ ٹھیک ہے آپ بڑے انصاف پسند ہیں، اللہ تعالیٰ آپ کو کامیاب

کرے۔لیکن جہاں تک ووٹ کا سوال ہے ہمارے پاس ووٹ ہے ہی نہیں۔انہوں نے کہا کہ یہی بات ہے کہ کسی مولوی کے خوف سے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کے قانون کو واپس لینے کی کوئی بات نہیں کرسکتا۔ پہلے آپ اسمبلی میں آئیں ہم آپ کی آواز کو سنیں گے تب دیکھیں گے کہ آپ کو ووٹ دیں یا نہ دیں۔اس سے پہلے ہم نے ذوالفقار علی بھٹو کو ووٹ دیا تھا نتیجۃً انہوں نے ہمیں غیر مسلم قرار دلوادیا۔تحریک انصاف کی عہدیدار نادیہ رمضان چودھری نے ان سے پھر سوال کیا کہ تحریک انصاف کے منشور میں تمام مذاہب کی آزادی کو یقینی بنانے کا خاص طور پر ذکر کیا گیا ہے۔جس پر قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا مسرور احمد نے کہا کہ کس پارٹی کا منشور ہے کہ پاکستانی شہری کی حیثیت میں امتیازی سلوک ہونا چاہیے۔جب آپ انصاف کریں گے تو اگلا ووٹ ہم آپ کی جماعت کو دے دیں گے۔سوشل میڈیا پر اس ویڈیو کا بہت چرچا ہے اور ہزاروں لوگ اس ویڈیو کو شیئر کرنے کے علاوہ کمنٹس بھی دے رہے ہیں''۔

اِس سے ملتی جلتی صورتحال تقریباً سبھی سیاسی جماعتوں کی ہے اور بعض سیاسی جماعتوں کے اندر دین کا درد رکھنے والے اصحاب کو اس پر تحفظات بھی ہیں اور تشویش بھی۔مسلم لیگ ''ن'' میں بریگیڈیئر (ر) نیاز احمد اور پیپلز پارٹی میں چودھری طارق عزیز، قادیانیوں کے لیے لابنگ کررہے ہیں۔نگران وزیر اعلیٰ نجم سیٹھی کا انگریزی ہفت روزہ ''فرائیڈے ٹائمز'' ماضی میں جس طرح کھل کر دین و وطن دشمنی اور بدترین قادیانیت نوازی کا مظاہرہ کرچکا ہے وہ باخبر حلقوں سے ہرگز پوشیدہ نہیں، اب بھی سرکاری انتظامیہ کے اعلیٰ افسران میں قادیانیوں کی ایک بڑی تعداد موجود ہے جو ملک کے لئے خطرات میں اضافہ کا موجب ہے۔اِن سطور کے ذریعے ہم یہ درخواست کرنا چاہیں گے کہ جملہ اہل اسلام اور خصوصاً تحفظِ ختمِ نبوت کے محاذ کے کارکن اپنی ذمہ داریوں کا احساس کریں اور ۱۱رمئی کے انتخابات میں اپنے اپنے علاقوں میں اس بات پر گہری نظر رکھیں کہ قادیانی دجل وفریب کے ذریعے علاقائی امیدواروں کی قربت حاصل کرکے اپنے اِرتدادی مشن کو آگے بڑھاتے ہیں اور علاقائی سیاست پر اثر انداز ہونے کی ہر ممکن کوشش کرتے ہیں۔

جرمن ریاست ''ہیسن'' میں مسلم بیداری

گزشتہ سال کے آخر میں جرمنی کی ریاست ہیسن کے سرکاری پرائمری سکولوں میں اسلامی تعلیم کا آغاز ہُوا جو یقیناً وہاں کے مسلمانوں کا حق ہے۔روزنامہ ''جنگ'' لاہور ۲۱؍دسمبر ۲۰۱۲ء کے مطابق ریاستی حکومت نے نصاب کی تیاری اور اساتذہ کی تربیت کے لئے جرمنی میں ترک مسلمانوں کی سب سے بڑی تنظیم دِتیب (DITIB) کے علاوہ جماعت احمدیہ (قادیانی جماعت) کا انتخاب کیا۔جرمنی کے علماء کرام نے اس پر تشویش کا اِظہار کیا تھا۔پاکستان میں مجلس احرارِ اسلام

اور پاکستان شریعت کونسل نے اس کا نوٹس لیا اور محنت کی، ملکی سطح پر محض اپنے داخلی ماحول میں محنت کے تسلسل کی ضرورت سے ہرگز انکار نہیں کیا جا سکتا لیکن عالمی رائے عامہ کی تشکیل اور رہنمائی میں مؤثر کردار ادا کرنے کے لئے جس ہمہ گیر محنت کی ضرورت ہے ہم عمومی طور پر اس سے غافل ہیں۔ الحمد للہ ملکی اور بین الاقوامی سطح پر اب اس کا کچھ نہ کچھ احساس ہونے لگا ہے ، جرمن کی ریاست ہیسن کے مسلمانوں نے مسلم بچوں کے لئے نصاب کی تیاری کی کمیٹی میں قادیانیوں کو بطور مسلمان شامل کرنے کا نوٹس لیتے ہوئے ابتدائی طور پر پیش رفت کی ہے، جس کو روزنامہ ''جنگ'' نے اس طرح رپورٹ کیا ہے:

''فرینکفرٹ (نمائندہ جنگ) چار ہزار سے زائد افراد نے اپنے دستخطوں کے ساتھ جرمن وفاقی ریاست ہیسن کی پارلیمنٹ میں درخواست دائر کی ہے کہ جماعت احمدیہ کو اس ریاست کے پرائمری سکولوں میں اپنے مذہب کی تعلیم کو اسلامی تعلیم کا نام دینے کی اجازت نہ دی جائے۔ یہ درخواست ریاستی حکومت کی جانب سے اس موسم سرما سے اسلام کو نصاب تعلیم کا حصہ بنانے کے فیصلہ پر عمل درآمد کے لئے ترک تارکین وطن کے ادارے دیتیب کے علاوہ جماعت احمدیہ کا انتخاب کرنے کے نتیجہ میں دی گئی ہے۔ اس درخواست پر ریاستی آئین کے مطابق پارلیمنٹ کی ایک کمیٹی غور کرے گی۔ انٹرنیٹ پر شائع کی گئی درخواست پر دستخط کرنے والے چار ہزار ایک سو افراد میں پاکستان کے علاوہ تمام مسلمان ملکوں سے تعلق رکھنے والے افراد شامل ہیں جن میں زیادہ تر نوجوان نمایاں ہیں۔ درخواست پر دستخط کرنے والوں کو یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اس درخواست کا مقصد کسی کے خلاف اشتعال یا تشدد کے جذبات ابھارنا نہیں بلکہ انہیں انسانی حقوق کے یورپی کنونشن کی دفعہ ۱۳ کے تحت جرمنی کی وفاقی اور ریاستی حکومتوں کے سامنے اپنا مؤقف پیش کرنا ہے۔ درخواست کے محرکین اور دستخط کنندگان جماعت احمدیہ کو ریاستی سکولوں میں اسلامی تعلیم کے لئے بطور شریک کار منتخب کرنے کی بناء پر یہ سوال اٹھانا چاہتے ہیں کہ کیا جرمنی کے آئین کے تحت سکولوں میں مذہبی تعلیم کا کام فرقوں کے سپرد کیا جا سکتا ہے۔''

(روزنامہ ''جنگ'' لندن ۱۰ اپریل ۲۰۱۳ء)

جرمن میں تحفظ ختم نبوت کے سلسلہ میں اس مسلم بیداری پر ہم وہاں کے مسلمانوں کے شکر گزار ہیں اور دنیا بھر کے مسلمانوں سے درخواست کرتے ہیں کہ قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کو واچ کر کے ان کے سد باب کا اہتمام فرمائیں۔

☆☆☆